Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم الاتوار

AL FAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۹۸ھ ۲۳ شہادت ۱۳۵۷ہش ۲۳ اپریل ۱۹۷۸ء نمبر ۹۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپس میں اخوّت و محبّت پیدا کرو اور باہمی سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ

ایک دوسرے کی عزّت کرو اور اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دو

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچّی ہمدردی نہ کریں۔ جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبّت کرے۔۔۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرکے پردہ پوشی کی جاوے جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔۔۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوّت قائم ہوئی ہے۔۔۔ جس میں امیر غریب، بچّے، جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزّز بھائیوں کی قدر کریں اور عزّت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جُدا جُدا ہیں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۸، ۳۴۹)

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوّت و محبّت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔۔۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزّت سے پیش آؤ، ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچّی صلح پیدا کر لو!"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۶)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں

اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ مت کرو

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(الحجرات: ۱۱)

ترجمہ:۔ مومنوں کا رشتہ آپس میں صرف بھائی بھائی کا ہے پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو آپس میں لڑتے ہوں صلح کرا دیا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

پھر فرماتا ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ (آل عمران: ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت رہو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ" (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین باتیں ناپسند۔ اُسے پسند ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور سب کے سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اتفاق و اتحاد سے رہو اور تفرقہ بازی اختیار نہ کرو اور اُسے ناپسند ہے قیل و قال یعنی حجت بازی کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنا۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ر شہادت ۱۳۵۷ھ
۲۳ر اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس جہان کا بہشتِ موعود اور اس کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کو جو ایمان کے مطابق مناسبِ حال نیک اعمال بجا لاتے اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں یہ بشارت دی ہے کہ اگلے جہان میں جنّت ان کا ٹھکانہ ہوگی اور جنّت کا جو نقشہ بیان کیا ہے وہ ایک نہایت ہی خوشنما و خوبصورت اور سرسبز و شاداب باغ سے ملتا جلتا ہے۔ ایک ایسے باغ سے جس میں ہر طرف آنکھوں کو تراوت پہنچانے اور دلوں کو سرور بخشنے والا سبزہ بچھا ہوا ہو، حدِ نظر تک مشامِ جاں کو معطّر کرنے والے خوش رنگ و خوشبودار پھولوں کے تختے پھیلے ہوئے ہوں، بل کھاتی ہوئی خوشنما روشوں کا جال بچھا ہوا ہو، پھلوں سے لدے ہوئے گھنے سایہ دار درخت ہوں، دُودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہوں اور جگہ جگہ شفاف پانی کے چشمے اُبل اُبل کر دل لبھا رہے ہوں، درمیان میں عالیشان محلات بنے ہوئے ہوں جن کے آرائشی سامانوں سے سجے ہوئے جگمگاتے کمروں میں تخت اور چھپر کھٹ رکھے ہوں اور ان پر بچھے ہوئے گنگا جمنی فرشوں پر آرام دہ تکیے لگے ہوئے ہوں۔ جنّت کے ان باغوں اور ان محلات کی آرائشوں کی بڑی دلکش تفصیلات قرآن مجید میں بیان ہوئی ہیں۔

دراصل تمثیلی زبان میں یہ اُنہی رُوحانی باغوں اور محلات کی تفاصیل ہیں جنہیں درجہ بدرجہ ایمان میں ترقی کرنے والا ایک مومن دین کی راہ میں ایثار و قربانی، صدق و صفا، اخلاص و وفا اور زہد و اتقاء کی محنتِ شاقہ کے ذریعہ اسی دنیا میں تیار کرتا اور انہیں خونِ جگر اور آنکھ کے پانی سے سینچتا اور ان میں اعمالِ صالحہ کی نہریں چلاتا ہے اور رضاءِ الٰہی کے طیّب و شیریں ثمرات اور خوش رنگ و خوش ذائقہ میوہ جات سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہی رُوحانی باغ اور محلات جنہیں انسان اپنے ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ذریعہ اس دنیا میں بناتا ہے اُخروی جہان میں متمثّل ہو کر اُس کے لئے ابدی راحت و آرام کا موجب ہوں گے اور اس کے لئے ایسی مسرّت و شادمانی اور اطمینان و سکینت پر منتج ہوں گے جنہیں اس دنیا میں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ کسی دل نے محسوس کیا ہوگا۔ اسی لئے جنّت و دوزخ کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے :-

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اُس جہان میں موجود ہوں گی وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہوں گی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ایک ظلّ ہیں اور یہی اس کی سچّی فلاسفی ہے۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں۔ مومن کے لئے ہر حال میں اسی دنیا میں بہشت موجود ہوتا ہے۔ اسی عالم کا بہشتِ موجود دوسرے عالم میں اس کے لئے بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے۔ پس یہ کیسی سچّی اور صاف بات ہے کہ ہر ایک کا بہشت اس کا ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں جن کی اسی دنیا میں لذّت شروع ہو جاتی ہے اور یہی ایمان اور اعمال دوسرے رنگ میں باغ اور نہریں دکھائی دیتی ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اسی دنیا میں باغ اور نہریں نظر آتی ہیں اور دوسرے عالم میں بھی باغ اور نہریں کھُلے طور پر محسوس ہوں گی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۸۷، صفحہ ۳۸۸)

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ہر سچّے اور حقیقی مومن کے لئے اس دنیا میں ہی ایک جنّت پیدا کی جاتی ہے اور وہی جنّت اگلے جہان میں باغوں اور نہروں کی شکل میں متشکّل ہو کر نظر آئے گی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے ایک جنّت کا نہیں بلکہ دو جنّتوں کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ فرمایا :-

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ (الرحمٰن آیت ۴۷)

ترجمہ :- اور جو شخص اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنّتیں مقرر ہیں (دنیوی بھی اور اخروی بھی)

یہ دونوں جنّتیں اپنے ربّ کی شان سے ڈرنے والوں کے لئے اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشوں سے روکنے کے نتیجہ میں معرضِ وجود میں آتی ہیں جیسا کہ فرمایا :-

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ (النّٰزعٰت آیات ۴۱، ۴۲)

ترجمہ :- اور جس نے اپنے رب کی شان سے خوف کیا اور (اس دنیا میں اپنے) نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکا یقیناً (اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی) جنّت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔

اب چونکہ حقیقی ایمان کے ایک لازمی تقاضے کے طور پر اپنے رب کی شان سے ڈرنے اور اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکنے کی وجہ سے ایک مومن کے لئے جنّت معرضِ وجود میں آتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہر مومن اسی دنیا میں اپنے لئے ایک جنّت بنانے کی کوشش کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کر کے آنکھ کے پانی سے اس کی آبیاری کرتا ہے اور اس میں اعمالِ صالحہ کی نہریں جاری کر کے اسے تر و تازہ اور سرسبز و شاداب بناتا ہے اور یہی ایمان کی تر و تازگی اور اعمالِ صالحہ کی شادابی اگلے جہان میں باغوں اور نہروں کی شکل میں متشکّل ہو کر اُس کے لئے ایک دائمی جنّت پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ اندریں صورت ہر مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے رب کی شان سے ڈر کر اور اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روک کر اپنے لئے اسی دنیا میں ایک جنّت بنائے اور پھر آنکھ کے پانی سے اس کی آبیاری کرے اور اعمالِ صالحہ کی نہریں اس میں جاری کرے تا اگلے جہان میں بھی جنّت اس کا ابدی اور دائمی ٹھکانہ قرار پائے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا ہے :-

"تمہاری رُوحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔ رُوحانی حالت کے سنوارنے اور اِس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہیئے کہ اِس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمالِ صالحہ کے پانی کی نہر سے اِس باغ کو سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اِس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۳)

فیض کو اُس کے کس نے بند کیا

نعرۂ خامشی بلند کیا بے زبانی کو ارجمند کیا

سرنگوں ہو کے سرفراز ہوئے صبر نے ہم کو سر بلند کیا

اُس کی رحمت سے باریاب ہوئے مرضیٔ دوست کو کمند کیا

اب بھی ہوتی ہے بارشِ انوار فیض کو اُس کے کس نے بند کیا

"جان دی ہی دی ہوئی اُسی کی تھی" دل نے کیا ہم کو فتحمند کیا

راستے کوئے یار کے تھے بہت سب سے مشکل جو تھا پسند کیا

خوابِ غفلت میں عمر بھر سوئے موت نے آکے ہوشمند کیا

جب بھی دیکھا کسی بشر کو نصیرؔ
پرچمِ دوستی بلند کیا

(نصیر احمد خان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشقِ حقیقی کے کرشمے

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ۔ بلاک وی (۷) ڈیرہ غازی خان

انسان کا مقصدِ حیات تو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور محبت ہے اور محبت کی علامت بندگی اور نیاز ہے۔ محبت میں محب اپنی رضا کو محبوب کی رضا پر قربان کر دیتا ہے اور وہ ہر عمل کرنے کو تیار ہوتا ہے جس سے اس کا محبوب خوش ہو جائے۔ محبت کا منبع دل ہے دماغ نہیں لیکن ہوش اور خواہشات کی باگ ڈور تو عقل کے ہاتھ میں ہے۔ جو مفاد پرست ہے۔ عقل نے ہمیشہ اپنے مفاد کو ملحوظ رکھا ہے اور محبت کے پیشِ نظر محبوب کی رضا ہی ہے۔ محبت رضاء دوست کے لئے قربانی دے کر جھومنے لگتی ہے۔ ایثار کے بعد اُسے یہ احساس رہتا ہے کہ مال و جان کی صورت میں حسن کی بارگاہ میں جو پیشکش کی گئی ہے وہ حسن کے قابل تو نہ تھی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ محبوب اسے حقیر جان کر قابلِ التفات نہ سمجھے۔ لیکن عقل کی یہ عادت نہیں۔ وہ ہر میدان میں ترازو لے کر بیٹھتی ہے۔ چاہتی ہے کہ اس کا پلڑا بھاری رہے اور محبت جان دے کر بھی سودا کرتی ہے تو سمجھتی ہے کہ سستا ہے۔ ازل سے اس کا نعرہ یہ ہے کہ ؎

"اگر قیمت بہ جاں بودے چہ بودے"

عقل اپنے لئے سہولتیں تلاش کرتی ہے اس لئے کہ وہ سہل انگار ہے۔ عشق جفا پیشہ ہے وہ سہولتیں تلاش نہیں کرتا۔ مشکلات کو آسان بنا کر چھوڑتا ہے۔ اپنا نام و نشان مٹا کر محبوب کی عظمتوں کو اجاگر کرنا عشق و محبت کی سب سے بڑی آرزو ہوتی ہے اور عقل ہر جگہ اپنی ہی برتری چاہتی ہے۔ رزم ہو یا بزم دونوں جگہ وہ اپنا بھلا چاہتی ہے ؎

"عقل عیار ہے سَو بھیس بنا لیتی ہے
عشق بیچارہ نہ زاہد ہے نہ مُلا نہ حکیم"

محبت اپنی فطرت کی پاکیزگی کی وجہ سے واصلِ منزل ہے اور عقل کے مقدر میں گمراہی کے اندھیرے ہیں۔ یہ کامیاب ہو کر بھی ناکام رہتی ہے۔ اور محبت ناکامیوں میں بھی وہ مزے لوٹتی ہے جو کامیابیوں سے ہمکنار ہونے والوں کو نصیب نہیں ہو سکتے۔ نصیب اپنا اپنا ہے۔ ایک کے مقدر میں ظلمتیں لکھ دی گئی ہیں اور ایک سراپا نور۔ محرم راز اور [illegible] ہے دنیا کے فلسفی اندھیروں اور ظلمتوں میں بھٹکتے رہے لیکن خرقہ پوش محبت کرنے والوں کو حسنِ ازل ملا اور وہ واصلِ لذت ہو گئے۔

پس اصل چیز تو قربانی ہے جو بارگاہِ حسن میں دینا پڑتی ہے۔ قربانی دیئے بغیر بندے کی رضا بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایک دوست کی رضا حاصل کرنے کے لئے بھی بسا اوقات سخت سے سخت ترین مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ جانی اور مالی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اور کبھی آبرو کو لاحق ہونے والے خطرات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ محبت چیز ہی ایسی ہے کہ قربانی کا مطالبہ کرتی ہے یہ پودا ہی ایسا ہے جس کی آبیاری کے لئے آرزوؤں اور تمناؤں کا خون درکار ہوتا ہے اس پر بہار آ ہی نہیں سکتی جب تک اس کی خون سے آبیاری نہ کی جائے۔ بعض جگہ جان قربان کرنے سے بھی ذوق کی سیرابی نہیں ہوتی۔ جی یہی چاہتا ہے کہ ہزار جان ہوتی تو قربان کر دیتا ؎

"یک جاں چہ کند سعدیؔ مسکیں کہ ز صد جاں
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمدؐ"

انسان میں مسکینی بھی محبت ہی پیدا کر سکتی ہے۔ عقل سرفراز دل کی گردن کو اونچا کر سکتی ہے لیکن جھکا نہیں سکتی۔ یہ اعزاز محبت ہی کو حاصل ہے کہ وہ ساری سرفرازیاں محبوب کی بارگاہ میں قربان کر دینے کو اپنے لئے موجبِ فخر سمجھتی ہے۔ عقل لڑنا چاہتی ہے۔ لٹنا صرف محبت کا شیوہ ہے اسے لُٹ کر مزا آتا ہے۔ پروانے نے ادائے جاں نثاری کسی مکتب میں رہ کر نہیں سیکھی۔ سوز اس کی فطرت میں موجود تھا۔ شمع کو دیکھا تو جل گیا۔ حضرت صدیقؓ نے شمعِ رسالت کو دیکھا تو ادائے جاں نثاری سے صدیق کے رتبے کو پہنچ گئے یہ سب محبت کی کرشمہ سازیاں ہیں۔

لکھا ہے کہ ایک مرتبہ صحابہؓ کی جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھی۔ ایک جگہ قیام کیا تو حضورؐ نے دیکھا کہ اونٹوں پر جو چادریں پڑی ہیں ان میں سُرخ دوریے لگے ہیں۔ حضورؐ نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ:۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سُرخی تم پر غالب آ رہی ہے۔"

زبانِ نبوتؐ سے یہ الفاظ سن کر صحابہؓ اس بیتابی کے ساتھ اونٹوں سے چادریں اتارنے کے لئے دوڑے کہ ان کا اضطراب دیکھ کر اونٹ بھی بدک گئے۔ صحابہؓ کو اس وقت چین آیا جب انہوں نے چادریں اُتار دیں۔

محبت کی فطرت ہی یہ ہے کہ وہ محبوب کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم جانتی ہے۔ چادروں میں سرخ ڈوریوں کا ہونا بظاہر کوئی بُری بات نہ تھی لیکن صحابہؓ نے جب دیکھا کہ ان کی یہ ادا حضورؐ کو پسند نہیں تو وہ قیل و قال میں پڑنے کی بجائے چادریں اتارنے کے لئے دوڑ پڑے۔ عقل اس موقعہ پر کئی حیلے تراش سکتی تھی کہا جا سکتا تھا کہ سرخ ڈوریے والی چادروں سے اونٹ بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ چادروں کا ہمارے دل پر کوئی اثر نہیں۔ یہ محض اونٹوں کی زیبائش کے لئے ڈالی گئی ہیں۔ لیکن صحابہؓ کے پاس حیلے تراشنے والی عقل نہ تھی۔ ان کے پاس محبت سے لبریز دل تھا۔ محبت کی دنیا میں عقل کے فیصلے حقیر نہیں ہوتے۔ یہاں دل کی حکمرانی ہوتی ہے۔ دل کے مفتی نے اقلیمِ محبت میں کبھی غلط فیصلہ نہیں دیا۔ یہ ہمیشہ صحیح رہنمائی کرتا ہے۔

یہ جو صحابہؓ چادریں اتارنے کے لئے دوڑے تو کیا یہ عقل کی مخالفت تھی؟ عقل والہانہ انداز سے اطاعت کے لئے کب دوڑ سکتی ہے؟ وہ تو کئی راہیں ڈھونڈتی ہے۔ چادریں اتارنے کے لئے صحابہؓ کی دوڑ بظاہر صحابہؓ کی دوڑ معلوم ہوتی تھی لیکن درحقیقت یہ محبت کی دوڑ تھی۔ وہی محبت جو صحابہؓ کی رگوں میں خون بن کر رواں تھی۔ محبت نہ ہو تو والہانہ پن کا مظاہرہ ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ تو ساری محبت کی ادائیں ہیں محبت کے فیوض ہیں اور محبت کے کرشمے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے :۔ ؎

"سب کرشمے ہیں تمہاری جلوہ گاہِ ناز کے
ولولے جتنے ہیں اپنی وسعتِ پرواز کے
عشق دیوانہ ہے دنیا کو دیوانہ کرے
کھیل کیا کیا ہیں تری چشمِ کرشمہ ساز کے
دل کی دنیا ہی بدل دی اک نگاہِ ناز نے
ہم تو قائل ہی نہ ہوتے تھے کسی اعجاز کے"

حضرت ہاجرہؑ کے دل میں بیٹے کی محبت تھی جس نے انہیں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اسمٰعیلؑ کے قدموں میں جو چشمہ پھوٹ نکلا وہ کیا تھا؟ وہ ہاجرہ کی محبت کا پرتو ہی تو تھا۔ بیٹے کے لئے پانی کی تلاش میں دوڑنے والی ماں کی محبت بارگاہِ جلال میں قبول ہو گئی اور ہر سال اس گھر میں آنے والوں کے لئے۔ یہ لازم قرار دے دیا گیا کہ وہ اسی طرح دوڑیں جس طرح ہاجرہ دوڑی تھیں۔ اتنے ہی چکر کاٹیں۔ جتنے ہاجرہ نے کاٹے تھے۔ انہی پہاڑیوں میں والہانہ پن کا اظہار کریں۔ جہاں محبت نے اضطراب کی شکل اختیار کی تھی!

محبت کا اضطراب چونکہ ایک نعمت ہے۔ اس لئے اسے مٹنے نہیں دیا۔ اس کی مستقل یادگار قائم کر دی گئی۔ شاہ ہو یا گدا اسے وادیٔ محبت میں پہنچ کر دوڑنا ہی پڑے گا۔ ہاجرہ کی تقلید کرنی ہی پڑے گی وہی ادائیں دکھانی ہوں گی جو محبت نے دکھائی تھیں۔ ورنہ حج قبول نہ ہو گا۔ بارگاہِ جلال میں مقبولیت حاصل نہ ہو گی۔ کیونکہ محبت کی بارگاہ سے ٹھکرائے ہوئے انسان کو نہ سکون ملتا ہے نہ پیار۔ عقل کیا سکون بخشے گی۔ وہ تو خود مضطرب ہے۔ پریشان ہے۔ عقل جتنی بڑھتی چلی جاتی ہے اضطراب میں اسی قدر اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن جب محبت جان و دل دے کر معراجِ کمال حاصل کر لیتی ہے تو تسکینِ روح کا سامان بن جاتی ہے پس محبت زندگی بھی ہے اور حاصلِ زندگی بھی اور اگر یہ حسنِ حقیقی سے ہو تو یہ دولتِ لازوال اور مسرتِ بے مثال ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے محبوبِ حقیقی کو غلبۂ عشق میں کس والہانہ انداز سے پکارا تھا ؎

"ترے کوچہ میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں
محبت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں
خدائی ہے خودی جس سے جلاؤں
محبت چیز کیا کس کو بتاؤں
وفا کیا راز ہے کس کو سناؤں
میں اس آندھی کو اب کیونکر چھپاؤں
یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں
کہاں ہم اور کہاں دنیائے مادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی"

(درِ ثمین)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیراماؤنٹ چیف وانڈی کالون صاحب کا
ایک ایمان افروز خواب

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ

الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں سیرالیون (مغربی افریقہ) کے احمدی پیراماؤنٹ چیف جناب وانڈی کالون (Vandi Kallon) صاحب کے قبول اسلام اور بیعت وغیرہ کے ایمان افروز حالات اور ان کا ایک مبشر خواب شائع ہو چکا ہے جو ان کی ہدایت اور رہنمائی کا موجب ہوا تھا۔ انہوں نے ۱۹۵۸ء میں اس سلسلہ میں دراصل دو مبشر خواب مجھ سے بیان کئے تھے لیکن ان کا پہلا خواب میرے ذہن سے اتر گیا تھا اس لئے بیان نہیں کر سکا اب میری ایک سابقہ ڈائری میں میرے نام ان کا تحریر کردہ ایک خط مل گیا ہے جس میں انہوں نے اپنا پہلا مبشر خواب بیان کیا تھا جو دوسرے خواب سے زیادہ واضح ہے اور واضح طور پر صداقت احمدیت پر روشنی ڈالتا ہے اس لئے اس کا متن اور ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"Daru.
Kailahun District.
10th Feb: 1959.

My dear Molvi Siddique.
Assalamo-Alaikum.

During the lengthy period that I was constantly praying to God for my guidance towards the truth, I saw a sort of vision that I was standing in an open and vast land that had so many trees.

There was a very large tree right in front of my illumined by the ful' moon clearly visible to me on the horizon. Its milky rays reached me through the branches of the said tree & mystically gave me the understanding that I should take shelter only under that tree because the other trees were soon going to wither away.

I, there-upon, immediately walked towards the tree and took shelter there. It was such a pleasant and graceful scene that I cannot really describe.

As I awoke, I felt myself fully satisfied and convinced that the Ahmadiyya claims were nothing but the truth — the manifest truth; and that I should join its fold without any delay.

Hence, I joined Ahmadiyyat immediately there after. I had this dream before the first one which I related to you personally at "BO."

(Para: Chief:) Vandi Kallon."

10th Feb, 1959.

ترجمہ: از ڈارو ۔ کیلاہون ڈسٹرکٹ
۱۰ فروری ۱۹۵۹ء

مائی ڈیئر مولوی محمد صدیق صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احمدیت پر غور و فکر کرنے کے دوران جبکہ میں اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کرنے کے لئے ایک لمبا عرصہ اس کے حضور خاص توجہ سے دعائیں اور استخارہ کر رہا تھا تو ایک مرتبہ میں نے رؤیا دیکھا کہ گویا بوقت شب میں ایک بہت سے مختلف درختوں والے وسیع و عریض میدان میں کھڑا ہوں۔ میرے بالکل سامنے ایک بہت بڑا درخت ہے جس کی ہر شاخ چودھویں کے چاند کی چاندنی سے منور ہے جبکہ مکمل چاند کی ٹکیہ درخت کے عین پیچھے افق سے ابھرتی ہوئی مجھے نظر آرہی ہے اس کی نورانی روشنی اور کرنیں درخت کے پتوں کے درمیان سے چھن چھن کر مجھ تک پہنچ رہی ہیں۔

اسی دوران مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جیسے چاند کی وہ کرنیں بڑے رازدارانہ انداز میں مجھے اشارے کر رہی ہیں کہ میں صرف اس سامنے والے درخت کے سایہ تلے جا کر پناہ لوں کیونکہ دوسرے سب درخت پائیدار نہیں ہیں اور عنقریب سوکھ کر ٹھنٹھ ہو جائیں گے۔ اس پر رؤیا میں ہی میں جلدی سے اس درخت کی طرف چل پڑا اور اس کے نیچے جا کر پناہ لے لی۔ عالم رؤیا میں یہ نظارہ مجھے اس قدر حسین مسرت آمیز اور بابرکت لگا کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا اس کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو میری یہ کیفیت تھی کہ مجھے کامل یقین ہو گیا کہ احمدیت کے سب دعاوی اور نظریات خالص اسلامی ہیں اور سچائی اور حقیقت پر مبنی ہیں اس لئے مجھے بلا تاخیر فوراً اس الٰہی جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے چنانچہ اس بشارت کی بناء پر پھر میں نے نہایت جلد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کا شرف حاصل کر لیا۔ یاد رہے کہ میرا یہ رؤیا اس رؤیا سے پہلے کا ہے جو میں نے "بو" میں آپ سے زبانی بیان کیا تھا۔

خاکسار (پیراماؤنٹ چیف) وانڈی کالون

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۳ اپریل بروز جمعرات بوقت گیارہ بجے صبح خاکسار کی والدہ محترمہ جنت بی بی اہلیہ شیخ محمد یعقوب مرحوم اوکاڑہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

بوجہ موصیہ ہونے کے مرحومہ کا جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ جہاں نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اوکاڑہ میں بھی کثیر تعداد میں احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مرحومہ کی عمر ۷۲ سال تھی۔ موصیہ ہونے کے علاوہ مرحومہ نماز پنجگانہ کی پابند تھیں باقاعدگی سے نماز تہجد اور تلاوت کلام پاک کیا کرتی تھیں۔ احمدیت کی محبت دل میں موجزن تھی۔ مرحومہ نے کثیر التعداد اولاد اپنے پیچھے چھوڑی ہے۔ جن میں بیٹے بیٹیاں کے علاوہ بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(شیخ ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک اوکاڑہ)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ گزشتہ جمعہ ۲۸ اپریل کو اچانک تانگے سے گر پڑیں جس کے نتیجہ میں ان کے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ بستر لگا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ محترمہ والدہ صاحبہ کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (راشدہ نسرین ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعبہ پیپلز ورکس پروگرام سب ڈویژن جھنگ

کوٹیشن مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے پیپلز ورکس پروگرام کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے سال رواں کی محکمہ ہذا کی رجسٹریشن فیس جمع کرادی ہو سربمہر کوٹیشن مطلوب ہیں جو کہ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۷۸ء بوقت ۵ بجے شام تک دفتر زیر دستخطی میں وصول کی جائیں گی اور اسی روز ہی ۶ بجے شام ٹھیکیداران یا اُن کے نمائندگان کی موجودگی میں کھولی جائیں گی۔ خواہشمند ٹھیکیدار اپنے ساتھ ۶ ماہ کا بینک میں جمع شدہ رقم کا سرٹیفکیٹ اور کام کے تجربہ کا سرٹیفکیٹ پیش کریں۔

نمبر شمار	نام سڑک معہ لمبائی	تفصیل کام	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	میعاد
۱	مورٹمنڈی چھتہ روڈ ۲ میل سولنگ	۱- سپلائی خشت درجہ اول بر موقع ۲- ریت صاف ستھری بر موقع	۱,۴۶,۳۷۰/- ۲۶,۱۸۵/-	۲۹۳۰/- ۵۲۴/-	ایک ماہ
۲	موڑ منڈی چھتہ روڈ پکائی ایک میل سب بیس - بیس - ٹارنگ	۱- سپلائی خشت درجہ اول بر موقع ۲- پتھر ۱½" × ۲" 〃 ۳- خاکہ کورش 〃 ۴- کرش بجری ¾" ۲ × ¼" سائز 〃 ۵- تارکول 〃 ۶- ریت صاف ستھری	۶,۲۷۹/- ۱,۱۶,۷۰۳/- ۸,۰۳۴/- ۱۱,۷۵۰/- ۲۴,۸۸۱/- ۱۰,۵۵۹/-	۱۲۶/- ۲۳۳۴/- ۱۶۱/- ۲۳۵/- ۵۰۰/- ۲۱۱/-	ایک ماہ
۳	منڈی شاہ جیونہ تاکری والا سولنگ ۴ میل ۴ فرلانگ	۱- سپلائی خشت درجہ اول بر موقع ۲- ریت صاف ستھری 〃	۳,۲۹,۴۹۰/- ۱۱,۴۰۵/-	۶۵۸۹/- ۲۳۰/-	ایک ماہ
۴	اٹھارہ ہزاری رشید پور روڈ ۳ میل ۴ فرلانگ سولنگ	۱- سپلائی خشت درجہ اول بر موقع ۲- ریت صاف ستھری 〃	۲,۵۶,۱۱۶/- ۸,۸۷۰/-	۵۱۲۲/- ۱۸۰/-	ایک ماہ
۵	فیصل آباد جھنگ روڈ تا چک ۲۶۴ روڈ پکائی ۲ میل سب بیس - بیس - ٹارنگ	۱- پتھر ۱½" × ۲" سائز بر موقع ۲- خشت درجہ اول 〃 ۳- خاکہ کرش 〃 ۴- بجری کرش ¾" × ¼" سائز 〃 ۵- تارکول	۲,۰۵,۳۶۲/- ۱۲۵۵۱/- ۱۶۵۵۷/- ۲۴۲۷۸/- ۴۹۷۶۴/-	۴۱۱۰/- ۲۵۱/- ۳۳۱/- ۴۸۶/- ۹۹۵/-	ایک ماہ
۶	جھنگ چنیوٹ روڈ تا بلوشاہ روڈ ۲- میل پکائی سب بیس - بیس - ٹارنگ	۱- پتھر ۱½" × ۲" سائز بر موقع ۲- خشت درجہ اول 〃 ۳- خاکہ کرش 〃 ۴- کرش بجری ¾" × ¼" سائز 〃 ۵- تارکول	۱۶۰۴۲۵/- ۱۲۵۵۲/- ۱۵۴۵۹/- ۲۳۱۵۵/- ۴۹۷۶۴	۳۲۱۰/- ۲۵۱/- ۳۱۰/- ۴۶۵/- ۹۹۵/-	ایک ماہ

شرائط:-

۱- زیر دستخطی کو بغیر کوئی وجہ بتائے کوٹیشن منظور/منسوخ کرنے کا پورا پورا اختیار ہوگا۔
۲- کام کو کم کرنے یا زیادہ کرنے کا بھی حق حاصل ہوگا۔
۳- ٹھیکیداران مذکورہ سامان کی سڑک میں لگوائی تک سامان میں ہر قسم کے نقص کے خود ذمہ دار ہونگے اور ریت بوقت کام سولنگ مہیا کرنی ہوگی۔
۴- ناقص سامان کی ادائیگی نہ ہوگی۔
۵- ٹھیکیداران کو کوٹیشن کے ہمراہ دو فی صدی کے حساب سے زرِ ضمانت ڈیپازٹ کال کی صورت میں جمع کروانا ہوگی نیز چلت بلوں کے ساتھ ۱۰ فی صدی سیکورٹی بھی منہا کی جائے گی۔
۶- خشت/ریت و دیگر میٹریل سڑک کی پوری لمبائی تک حسب ضرورت ساتھ ساتھ سپلائی کرنی ہوگی۔
۷- نمونہ خشت درجہ اول و صاف ستھری ریت ہمراہ کوٹیشن لائیں۔
۸- دیگر تفصیلات و تخمینہ جات دفتری اوقات میں ڈویلپمنٹ آفیسر پیپلز ورکس پروگرام ذیل گھر جھنگ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(شمیم اختر)
اسسٹنٹ کمشنر سب ڈویژن جھنگ

IPL 1948

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۶۰۴

میں ڈاکٹر نسیم بیگم زوجہ نسیم احمد صاحب قوم یوسف زئی افغان پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۷ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱- زیور طلائی ۱۲ تولہ جن کی موجودہ قیمت ۱۳۶۰۰/- روپے ہے۔
۲- ایک عدد ہیرے کی انگوٹھی جس کی موجودہ قیمت مبلغ ۱۳۷۵/- روپے ہے۔
۳- حق مہر مبلغ ۱۱۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ ڈاکٹر مسز نسیم احمد صاحب۔
گواہ شد۔ محمد صادق ظفر قائد مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ
گواہ شد۔ محمد شریف سیکرٹری مال۔

مسل نمبر ۲۳۶۰۹

میں سائیں محمد ولد ساون صاحب قوم راجپوت [ونگل] پیشہ بیکار عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۸ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار آمد بصورت گزارہ نان و نفقہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد سائیں محمد
گواہ شد۔ عبدالمجید [لیسرا] ولد اللہ رکھا صاحب محلہ دارالیمن وسطی ربوہ ۳/۷۸ ۲۰
گواہ شد۔ بشیر احمد ناصر ولد نور احمد صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کوارٹر درویشاں ۱۲۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار اور تجارت کو فروغ دیجئے!
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا ملخص

فرمودہ ۲۱ر اپریل ۱۹۷۸ء بمقام جامع مسجد اقصیٰ ربوہ

ربوہ ۲۱ر شہادت۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ پڑھانے سے قبل جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے :۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت

فاقم وجهك للدّين حنيفًا فطرت الله التي فطر النّاس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدّين القيّم ولكن اكثر النّاس لا يعلمون۔ (الروم: ۳۱)

کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم نے ہمیں پوری توجہ کے ساتھ دین پر قائم ہونے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ ہمیں اس معاملہ میں کجی کا راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمیں اسراف یا کنجوسی اور افراط یا تفریط سے بچنا چاہیئے فطری استعداد سے زیادہ بوجھ یا کم بوجھ دونوں ہی ہماری صحیح نشوونما میں روک بن جاتے ہیں۔ اسلام ہمیں جو تعلیم دیتا ہے اور جن باتوں کے کرنے کا اور جن باتوں سے رُکنے کا حکم دیتا ہے وہ سب ہماری فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اگر ہم انہیں مدِّنظر نہ رکھیں گے تو ہماری فطری صلاحیتوں کی صحیح نشوونما نہیں ہو سکے گی اور ہم اپنی پیدائش کے مقصد (عبادتِ الٰہی) کو بخوبی پورا نہیں کر سکیں گے۔

حضور نے بتایا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادیں عطا فرمائی ہیں۔ ان چاروں استعدادوں کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ اگر ہم اپنی جسمانی طاقت کی صحیح نشوونما نہ کریں گے تو اس کا اثر ذہنی، اخلاقی اور پھر روحانی صلاحیتوں پر بھی پڑے گا مثلاً اگر ایک طالب علم بھوکا ہے یا ضرورت سے زیادہ غذا استعمال کرے تو ان دونوں صورتوں میں اس کے ذہن اور اخلاق پر اثر پڑے گا اس کے جسم کو صحت مند رکھنے کے لئے متوازن غذا کے علاوہ صحت مند ماحول کی بھی ضرورت ہے۔ اور صحت مند ماحول پیدا کرنا افراد کے علاوہ اجتماعی ذمہ داری بھی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مثالیں دے کر وضاحت سے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتیں ایک دوسرے سے متاثر ہوتی ہیں اور دراصل ان کی صحیح اور متوازن نشوونما کا نام ہی نیکی اور عمل صالح ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور پیار حاصل ہوتا ہے اور انسان کو تقویٰ کا مقام یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل ہو جاتی ہے۔ روحانی تعلیم کا خلاصہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنا ہے اور اس کا حسین اور کامل ترین نمونہ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ملتا ہے۔ حقوق العباد کو انسان پوری طرح ادا نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنی جملہ استعدادوں کی صحیح نشوونما کے بعد دوسروں کا بھی خیال نہ رکھے کہ ان کی استعدادیں بھی صحیح نشوونما پا رہی ہیں یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ پوری انسانیت کا فرض ہے کہ دنیا کے کسی خطہ میں بھی کسی ذہین بچے کی استعدادیں ضائع نہ ہونے پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم اور ہماری جماعت کو اس بنیادی چیز کو سمجھنے اور پھر اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور خود ایسے سامان فراہم کرے جن کے نتیجہ میں ہمارے چھوٹے اور بڑے مرد و زن سب تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو

مالی سال کے آخری ایّام ہیں

جملہ مخلصینِ جماعت سے یہ گذارش ہے کہ لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) کے بقایاجات فوری طور پر ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں وہاں متعلقہ عہدیداران سے بھی گذارش ہے کہ جمع شدہ رقوم جلد مرکز میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

۱۹ر اپریل کے الفضل کے صفحہ ۶ پر خدام الاحمدیہ کے اعلانات میں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کی تاریخیں سہواً ۲۱ر اپریل تا ۴ر مئی شائع ہو گئی ہیں جو درست نہیں ہیں۔ یہ تربیتی کلاس ۱۲ر مئی تا ۲۶ر مئی ۱۹۷۸ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)

حضرت مولوی محمد الدین صاحب کی تشویشناک علالت

حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم بزرگ اور اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے ہیں ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ آپ کی بیماری اب تشویشناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ کے ساتھ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سنہری موقع

ربوہ کے حدود سے بالکل نزدیک چمن عباس کی طرف حدودِ کمیٹی سے باہر نصیر آباد اور کریم آباد سے ملحق سیلاب سے محفوظ موزوں قیمت پر ایک کنال، دس مرلہ کے پلاٹس موجود۔ موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔ آج ہی خرید کے لئے رجوع فرماویں۔ رحمت بازار سے ملحق بھی پلاٹس برائے فروخت موجود ہیں۔

مرزا عبدالسمیع

حیدر پراپرٹی ڈیلرز رجسٹرڈ رحمت بازار ربوہ

فون نمبر ۵۴۲

انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مورخہ ۲۸، ۲۹ر اپریل کو راولپنڈی میں اور ۳۰ر اپریل و یکم مئی کو پشاور میں مجالس انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں۔ مرکزی نمائندگان بھی شمولیت فرمائیں گے۔ تمام احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر فائدہ اٹھائیں۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

الباسط کالونی

(فوری قبضہ فوری رجسٹری کی بنیاد پر)

ربوہ کی حدود سے صرف ایک فرلانگ چمن عباس کے ساتھ۔ حدود کمیٹی سے باہر انتہائی باموقع اور موزوں قیمت پر۔ ایک کنال۔ دس مرلہ کے پلاٹس، موقع سے فائدہ اُٹھائیں، خرید کے لئے رجوع فرمائیں۔

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر

فون دفتر ۵۰۸ اقصیٰ روڈ ربوہ فون رہائش ۴۰۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴